اس کتاب میں المدونۃ الکبری امام مالک کی کتاب ھیں یا نہیں اور امام مالک ترک رفع یدین
کے کائل تھے یا رفع یدین کے ان سب اعتراضات کا جواب دیا گیا ھے

DifaAhleSunnnat.com

ترک رفع یدین اور امام مالک

المدونۃ الکبری امام مالک کی کتاب بری
ھونے والے اعتراضات کے جوابات

از قلم
شہزاد علی بیکانیری

انڈیا راجستان بیکانیر

DifaAhleSunnnat.com

ترک رفع یدین اور امام مالک

المدونۃ الکبریٰ امام مالک کی کتاب پر
ہونے والے اعتراضات کے جوابات

از قلم

شہزاد علی بیکانیری

ترک رفع یدین اور امام مالک

مالکیہ کے نزدیک بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مکروہ وخلاف اولیٰ ہے، مذہب مالکیہ کی مستند کتاب المدونۃ الکبری میں ہے۔

فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالْإِحْرَامِ قَالَ :وَقَالَ مَالِكٌ :لَا أَعْرِفُ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي شَيْءٍ مِنْ تَكْبِيرِ الصَّلَاةِ ،لَا فِي خَفْضٍ وَلَا فِي رَفْعٍ إلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ شَيْئًا خَفِيفًا وَالْمَرْأَةُ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ :قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ :وَكَانَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ مَالِكٍ ضَعِيفًا إلَّا فِي تَكْبِيرَةِ ۔ المدونة الكبرى للإمام مالك ج۱، ص ۱۶۵ – دار الفکر بیروت

ترجمہ :الإِحْرَامِ''۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''میں نماز کی تکبیرات میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں جانتا نہ رکوع میں جاتے وقت اور نہ رکوع سے اٹھتے وقت مگر صرف نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت''، امام مالک کے صاحب وشاگرد ابن القاسم فرماتے ہیں کہ ''امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں رفع الیدین کرنا ضعیف ہے مگرصرف تکبیرتحریمہ میں

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التمہید میں ہے کہ'' :واختلف العلماء فی رفع الیدین فی الصلاۃ فروی ابن القاسم وغیرہ عن مالک أنہ کان یریٰ رفع الیدین فی الصلاۃ ضعیفًا الا في تکبیرۃ الاحرام وحدہا، وتعلق بہٰذہ الروایۃ عن مالک أکثر المالکیین''۔التمہید :ج۹، ص۲۱۲

ترجمہ :اور نماز میں رفع یدین کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ ابن القاسم وغیرہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیاہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نماز میں

رفع یدین کو ضعیف سمجھتے تھے مگر صرف تکبیر احرام میں، اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت پر اکثر مالکیین کا اعتماد ہے۔

.المدونۃ الکبری کیا یہ امام مالک کی کتاب ہے

غیر مقلدین کا اعتراض ہے کہ المدونۃ الکبری امام مالک کی کتاب نہیں ہے یہ ان کی طرف منسوب کی گئی کتاب ہے ۔

جواب :بات یہ سمجھنے کی ہے کہ موطا امام مالک کے کئ نسخے ہے اور ہر نسخے کو امام مالک کے کسی نا کسی شاگرد نے لکھ کر امام مالک کی طرف منسوب کیا ہے اس لیے آپ جب بھی موطا کو دیکھو گے وہاں پر امام مالک کا نام لکھا ہوگا اسی طرح المدونۃ الکبری کو بھی ان کے شاگرد نے لکھ کر امام صاحب کی طرف منسوب کی ہے دراصل یہ کتاب امام صاحب کی ہی کتاب ہے جس طرح موطا امام مالک امام صاحب کی کتاب ہے ۔ دوسری بات موطا امام مالک کے تمام نسخوں میں سب سے معتبر جو نسخہ ہے وہ امام صاحب کے شاگرد عبد الرحمن بن القاسم کا ہے اور المدونۃ الکبری بھی امام صاحب کے شاگرد عبد الرحمن بن القاسم امام صاحب سے نکل کر کے لکھی ہے ۔ اب آپ ذرا عبدالرحمان بن قاسم کی

شخصیت پر نظر ڈالے ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بستان المحدثین میں کہتے ہیں

(ابن القاسم ۱۳۰ [۱۷۴۷-۴۸] میں پیدا ہوئے۔)

اور بہت سے مشائخ سے روایت کرتے ہیں۔ علم حدیث کی طلب میں بہت سا مال صرف کیا، پر ہیز گاری و تقوی میں عجائب روزگار تھے۔ صحت حدیث اور حسن روایت میں یگانہ آفاق اور نادر زمانہ تھے۔ اور عبداللہ بن وہب جنہوں نے موطا کا دوسرا نسخہ لکھا ہے فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص امام مالک کے فقہ کو مضبوطی کے ساتھ اختیار کرنا چاہتا ہے اس کو مناسب ہے کہ ابن القاسم کی صحبت کو اختیار کرے۔ کیونکہ ہم نے اپنا مشغلہ دوسرے علوم کے ساتھ بھی رکھا ہے۔ اور وہ صرف فقہ ہی کی طرف متوجہ رہے ہیں۔ وجہ ہے کہ مذہب مالکی کے فقہاء ان کے جمع کردہ مسائل کو تمام روایتوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ کسی شخص نے اشہب سے جو مذہب مالکی کے بڑے لوگوں میں سے ہیں، یہ دریافت کیا کہ ابن القاسم کی فقاہت زیادہ ہے یا ابن وہب کی۔ تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ اگر ابن وہب کو ابن القاسم کے بائیں پاؤں کے برابر کریں بھی تو یہ ابن وہب سے فقیہ تر ہوگا،ابن القاسم ،نے ہر سال کے مہینوں کو اس طرح تقسیم کر رکھا تھا، چار ماہ اسکندریہ میں رہ کر روم، بربر اور زنگ کے کافروں کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کرتے تھے، اور تین مہینے

سفر حج اور زیارت پیغمبر میں سفر کرتے تھے۔ اور پا تھے۔ اور پانچ مہینے تعلیم علم میں مشغول رہتے تھے۔ ایک روز امام مالک کسی مجلس میں ان کا ذکر آیا تو امام نے یہ فرمایا کہ وہ تو مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے، الدیباج المذہب ص :۱٤۷، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بستان المحدثین اردو:ص/ ۴۹

اب آپ المدونۃ الکبری کا مقدمہ اٹھا کر دیکھیے وہاں پر لکھا ہے وللإمام مالك كتاب الموطأ یعنی امام مالک کی ایک کتاب موطا ہیں اور فللإمام مالك المدونة دوسری کتاب المدونۃ الکبری ہیں ۔ اور ساتھ میں یہ بھی لکھا ہے۔ وهي من أهم الكتب التي حفظت مذهب الإمام مالك .یعنی یہ فقہ مالکی میں اہم ترین کتاب ہے ۔ مقدمہ المدونۃ الکبر

اب غیر مقلدین سے سوال ہے کہ موطا امام مالک کی کتاب ہے یہ آپ ثابت کر دیجیے خود بخود یہ بھی ثابت ہو جائے گا کے المدونۃ الکبری امام مالک کی کتاب ہے .جو دلیل آپ کے پاس موطا امام مالک کی کتاب ہونے کی ہے وہی ہماری دلیل المدونۃ الکبری امام مالک کی کتاب ہونے کی ۔

غیر مقلدین کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ امام مالک اپنی کتاب موطا امام مالک میں رفع یدین کرنے کی حدیث لے کر آئے ہیں تو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مالک رفع یدین کیا کرتے تھے اور امام مالک کا ترک رفع یدین کے قائل ہوتے تو امام مالک اپنی کتاب موطا میں ترک

رفع یدین کی حدیث لے کر آتے ۔

جواب : غیر مقلدین کے مشہور محدث مبارک پوری نے مقدمہ تحفۃ الاحوذی میں حافظ ابن حجر کی کتاب تعجیل المنفعۃ سے نقل کیا ہے :بل اعتمادہم في الأحکام والفتوی علی ما رواہ ابن القاسم عن مالک سواء وافق ما في المؤطا أم لا – مقدمۃ تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۰ ص طبع بیروت لبنان-

ترجمہ :- بلکہ مالکیہ حضرات کا احکام وفتاوی میں اعتماد ابن القاسم کی روایت پر ہے جو انہوں نے امام مالک سے روایت کیا ہے۔ چاہے وہ موطا کے موافق ہو یا موطا کے خلاف ہو۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :المعتبر عند المالکیۃ روایۃ ابن القاسم وافقت روایۃ

اب غیر مقلدین کی یہ بات مان بھی لی جائے کہ محدثین کا عمل وہی ہوتا ہے جو محدثین اپنی کتاب میں روایت لیکر آتے ہیں تو آپ کو یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ امام بخاری رح کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے اور جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے کیونکہ امام بخاری رح اپنی صحیح میں بیٹھ کر پیشاب کرنے کی ایک بھی حدیث نہیں لائے روایت نہیں کی جو حدیث لائے ہیں روایت لے کر آئے ہیں وہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ہیں اور جوتے پہن کر نماز پڑھنے کی حدیث ذکر ہے خالی پیر نماز پڑھنے کی حدیث نہیں لائے اپنی صحیح میں

اب آپ خود انصاف سے بتائیں کیا امام بخاری رح کے بارے ایسا خیال کرنا درست ہوگا ہر گز نہیں تو غیر مقلدین سے ادبا التماس ہے کہ کوئی بھی اعتراض کریں تو سوچ سمجھ کر کریں اللھم وفقنا لما تحب وترضی

صحیح البخاری سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی روایات

حدثنا آدم، قال :حدثنا شعبة، عن الاعمش، عن ابي وائل، عن حذيفة، قال ":اتى النبي صلى الله عليه وسلم سباطة قوم فبال قائما، ثم دعا بماء فجئته بماء فتوضا "صحيح البخارى:224

ترجمہ :ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے اعمش کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابووائل سے، وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کی کوڑی پر تشریف لائے)پس (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی منگایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔

صحیح البخاری سے جوتے پہن کر نماز پڑھنے کی روایات

:حدثنا آدم بن ابي إياس، قال :حدثنا شعبة، قال :اخبرنا ابو مسلمة سعيد بن يزيد الازدي، قال سالت انس بن مالك، "اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في نعليه؟ قال :نعم"صحيح البخارى 386

ترجمہ :ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے ابو مسلمہ سعید بن یزید ازدی نے بیان کیا، کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں!۔

امام مالک نے رفع یدین کو ترک کیوں کیا

رفع یدین کے تعلق سے حضرت ابن عمر سے موطا میں امام مالک نے بھی روایت نقل کی ہے لیکن امام مالک نے اس پر عمل نہیں کیا۔

کیوں کہ ابن عمر کے دوشاگرد :موطا میں ابن عمر کے دو شاگرد ہیں ایک حضرت سالم جو ابن عمر کے بیٹے ہیں دوسرے حضرت نافع جو ابن عمر کے غلام ہیں ، سالم اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں اور نافع اس کو موقوف بیان کرتے ہیں، اس صورت حال سے شبہ ہوگیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے بھی یا نہیں امکان تھا کہ حضور کا فعل ہو اور ممکن تھا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اپنا فعل ہو۔ اس لئے :امام مالک نے اس پر عمل نہیں کیا۔

سالم سے رفع یدین کرنے کی مرفوع روایت

مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر :ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه وإذا كبر للركوع وإذا رفع راسه من الركوع رفعهما كذلك .وقال :سمع الله لمن حمده، ربنا ولك الحمد .وكان لا يفعل ذلك في السجود موطا امام مالک :114

ترجمہ :سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں کندھوں تک رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور فرماتے "«سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ» اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی »رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ «اے ہمارے رب! اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

نافع سے رفع یدین کرنے کی موقوف روایت

حدثنا عياش، قال :حدثنا عبد الاعلى، قال :حدثنا عبيد الله، عن نافع، "ان ابن عمر كان إذا دخل في الصلاة كبر ورفع يديه، وإذا ركع رفع يديه، وإذا قال :سمع الله لمن حمده رفع يديه، وإذا قام من الركعتين رفع يديه"، ورفع ذلك ابن عمر إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم، رواه حماد بن سلمة، عن

،ایوب، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم، ورواه ابن طهمان، عن ايوب وموسى بن عقبة مختصرا .صحيح البخاری 739

ترجمہ :ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا، کہاکہ ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلی نے بیان کیا، کہاکہ ہم سے عبیداللہ عمری نے نافع سے بیان کیاکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب » سمع اللہ لمن حمدہ «کہتے تب بھی)رفع یدین کرتے (دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔

اور امام مالک کا اصول یہ تھاکہ وہ اہل مدینہ کے تعامل یعنی عمل تواتر کو دیکھتے تھے جو حدیث اہل مدینہ کے تعامل یعنی عمل تواتر کے خلاف ہوتی اس کو چھوڑ دیتے تھے ، تعامل یعنی تواتر کو مثال سے سمجھیں، حضرت پاک نے نماز اداکی اسے دیکھ کر تمام صحابہ کرام با ،قاعدہ پوری نماز پڑھتے تھے۔ لیکن نماز کے مسائل کی روایات چند صحابہ سے منقول ہیں پوری نماز کے مسائل کسی سے نہیں کسی نے کوئی مسئلہ بیان کر دیا کسی نے کوئی بیان کر دیا۔

امام مالک کے ترک عمل کی وجہ

امام مالک نے جب دیکھا کہ تمام اہل مدینہ تارک رفع الیدین ہیں تو انہوں نے اس حدیث پر دو مجہ سے عمل نہیں کیا۔

پہلی وجہ :ایک تو خود اس کے مرفوع یا موقوف ہونے میں اختلاف تھا۔

دوسری وجہ :دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ تعامل یعنی تو اتر کے خلاف تھی۔

اللہ تعالی سے امید ہے کہ اللہ تعالی ہماری اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور غیر مقلدین کو سمجھ بوجھ عطا کرے ۔

جزاک اللہ واحسن الجزاء